

بن کھلا پھول

ڈاکٹر زاہدہ

"آپ جو تاریخ بتا رہی ہیں اس حساب سے آپ کا آٹھواں مہینہ شروع ہو گیا ہے نا؟"

ڈاکٹر سعدیہ نے الٹرا سائڈ کرتے ہوئے ہاتھ روک کر عالیہ سے سوال کیا۔

"جی"

"مگر بچہ تو بڑا لگ رہا ہے"

"میرے بچے صحت مند ہوتے ہیں"

"بچے کا پانی بھی نسبتاً زیادہ ہے"

"یہ کوئی پریشانی کی بات ہے؟"

"فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتے۔ آپ کے کچھ ٹیسٹ کروانے پڑیں گے" ڈاکٹر سعدیہ نے مریضہ کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور کاغذ قلم سنبھال لیا۔ "آپ کے پہلے دو بچے ہیں ان کی بار کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟"

"نہیں، میری طبیعت بالکل ٹھیک رہی تھی۔ گھر پر ہی کیس ہو گیا تھا"

"آپ نے کسی ڈاکٹر کو چیک نہیں کروایا تھا؟"

ہمارے گھر کے قریب ایک کلینک ہے وہاں سے ایک دو بار الٹرا سائڈ کروایا تھا اور انہوں نے بلڈ پریشر چیک کیا تھا۔

"خون کے ٹیسٹ نہیں کروائے تھے؟"

"نہیں، بس طاقت کی دوائیں کھاتی رہی تھی"

"اچھا، اس وقت یہ خون اور پیشاب کے ٹیسٹ کروانے ضروری ہیں۔ ابھی کروا کر دکھاؤ"

"ابھی تو اتنی دیر ہو گئی ہے۔ مجھے گھر جا کر کھانا بھی پکانا ہے، آپ دوائی لکھ دیں میں پھر کسی دن ٹیسٹ کروالوں گی"

"دیکھو یہ ٹیسٹ بہت ضروری ہیں مجھے شک ہے کہ تمہیں شوگر نہ ہو"

"نہیں جی مجھے شوگر نہیں ہے" عالیہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا

"جب تم نے ٹیسٹ ہی نہیں کروایا تو تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

"تمہیں بار بار پیشاب میں جلن کا مسئلہ بھی ہو رہا ہے نا۔ ٹیسٹ کروالو پھر دوائی لکھ دیتی ہوں چلو شاباش"

بادل ناخو استہ وہ لیا ہڑی کی طرف بڑھ گئی۔

"میرا شک صحیح تھا، تمہاری شوگر بہت زیادہ ہے اور پیشاب کا مسئلہ بھی اسی وجہ سے بار

بار ہو رہا ہے" ڈاکٹر نے رپورٹس دیکھتے ہوئے کہا۔ "اب مجھے ساری عمر شوگر والا ٹیکہ لگوانا پڑے گا؟"

"نہیں بھئی، یہ ضروری نہیں۔ شوگر کی مختلف اقسام ہیں۔ ایک قسم کی شوگر بچوں کو ہوتی ہے۔ دوسری بڑوں کو۔ اس میں بھی کسی کو ٹیکہ لگوانا پڑتا ہے اور کوئی گولیاں استعمال کرتا ہے۔

ایک اور قسم کی شوگر وہ ہے جو حاملہ عورتوں کو حمل کے پانچویں ماہ بعد ہوتی ہے۔"

"کیا سب عورتوں کو ہو جاتی ہے؟"

"نہیں۔۔۔ اندازاً سو میں سے پانچ عورتیں اس کا شکار ہوتی ہیں۔ اگر احتیاط اور علاج نہ کیا جائے تو بچے کا وزن بڑھ جاتا ہے، بچے کا پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ پیدائش میں مسائل پیدا ہوتے ہیں اور بچہ پیٹ میں فوت بھی ہو سکتا ہے"

"ہائے اللہ۔۔۔ عالیہ نے بے اختیار اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔"

"اسی لیے تو میں زور دے رہی تھی کہ ٹیسٹ کروالو"

"اب مجھے دو لکھ دیں تاکہ شوگر کنٹرول ہو"

"ایسے ہی دوائی شروع نہیں ہوگی تم وارڈ میں داخل ہو جاؤ وہاں انسولین کے ٹیکے لگیں گے اور بار بار شوگر چیک ہوگی۔ جب کنٹرول کی تو پھر بھیج دیں گے"

"میں تو صرف چیک اپ کروانے آئی تھی ابھی تو داخل نہیں ہو سکتی میرے ساتھ کوئی نہیں آیا"

"اچھا پھر صبح سویرے بغیر ناشتے کے آنا، خالی پیٹ شوگر کا ٹیسٹ ہوگا"

عالیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ڈاکٹر سعدیہ نے بات جاری رکھی اور بیٹھا کھانا آج سے ہی بند کر دو۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحبہ"

عالیہ گھر پہنچی تو اس کی بیٹی سکول سے آچکی تھی اور تین سالہ بیٹا کھیلتے ہوئے گر پڑا تھا اور اور زور زور سے رونے میں مصروف تھا۔ اس کی ساس کا موڈ بھی خاصا خراب تھا۔ اسے اندازہ

تھا کیونکہ ہسپتال میں کافی وقت لگ گیا تھا۔ رش بھی تو اتنا ہوتا ہے سرکاری ہسپتالوں میں۔ عالیہ نے چادر اتاری، بیٹے کو پکپکارا، بیٹی کو شربت بنا کر دیا اور خود بچن میں گھس گئی۔ کھانا بناتے ہوئے

وہ ڈاکٹر کی باتوں کے متعلق ہی سوچتی رہی۔

شام کو بچے کھیل میں مصروف تھے۔ عالیہ نے اپنے شوہر انور اور ساس کو چائے دی اور ڈاکٹر کی تشخیص کے بارے میں بتایا ساس نے براسامناہ بنایا۔ "ہمارے پورے خاندان

میں کسی کو شوگر نہیں ہوئی اور اس کو پیٹھے بھائے ہو گئی؟"

"اماں ڈاکٹر نے ٹیسٹ کروائے تھے وہ کہہ رہی تھی کہ بچے کا پانی بھی زیادہ ہے اور وزن بھی" عالیہ نے وضاحت دینے کی کوشش کی۔

"کیسے منہ پھاڑ کر کہہ رہی ہو وزن زیادہ ہے۔ اے میرے پوتے تو ہوتے ہی صحت مند ہیں، یہ بھی پوتا ہی ہوگا" اماں چمک کر بولیں۔ انور خاموش بیٹھا رہا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ صبح آج کر داخل ہو جائیں خالی پیٹ بھی ٹیسٹ کرنا ہے اور پھر شوگر کے ٹیکے شروع کریں گے"

انور نے پریشانی سے پہلو بدلا، "کیا زیادہ مسئلہ ہے؟"

عالیہ کے جواب دینے سے پہلے ہی اماں بول پڑیں، مسئلہ کیا ہوتا ہے۔ اسی کو شوق تھا بڑے سرکاری ہسپتال میں جا کر چیک کروانے کا۔ بڑی جگہ کے بڑے مسئلہ۔ صبح میرے ساتھ

چلنا، جب اپنے محلے میں کلینک ہے تو اتنی دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہیں سے مل جائے گی شوگر کی دوائی اماں نے گویا بات ختم کی اور ٹھک کر چل پڑیں۔

عالیہ نے بمشکل آنسو ضبط کیے۔ انور نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی، مگر نہ کرو میں اماں کو منانے کی کوشش کروں گا عالیہ نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا اسے علم تھا کہ اماں کو

سمجھانا اتنا آسان نہیں

سرکاری ہسپتال کا وہی کمرہ تھا۔ ڈاکٹر سعدیہ نے رپورٹ سے نظر اٹھا کر کچھ غصہ اور دکھ سے عالیہ کو دیکھا جو امید و بیم سے انہیں ہی تک رہی تھی۔ "میں نے دو ہفتے پہلے کہا تھا کہ وارڈ میں

داخل ہو جاؤ تاکہ شوگر کنٹرول ہو سکے مگر تم واپس ہی نہیں آئی۔" عالیہ نے بے بسی سے اپنی ساس کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا۔ ڈاکٹر کو لکھ بھر میں صورتحال سمجھ میں آگئی۔ انہوں نے نرمی سے

عالیہ کو مخاطب کیا "یہ رپورٹ تسلی بخش نہیں ہے، آج تو تمہیں ضروری داخل ہونا پڑے گا۔"

"ڈاکٹر صاحبہ بچہ تو ٹھیک ہے نا؟" اماں نے اشتیاق سے پوچھا "بیٹا ہے نا؟" "نہیں بچہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ داخلہ بنوائیں میں پھر آپ سے بات کرتی ہوں" انہوں نے پرچی پر

ہدایات لکھ کر انہیں پکڑائی اور اگلی مریضہ کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

عالیہ کے قدم جیسے من من بھر کے ہو گئے۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ وہ ہو گیا جس کا خدشہ تھا۔ دل جیسے غم سے بھر گیا۔

اسے یاد آیا کہ انور نے اماں کو منانے کی بہت کوشش کی تھی مگر وہ اپنی بات سے ہٹنے کو تیار نہ تھیں۔ اگلے دن وہ عالیہ کو اسی کلینک میں لے کر گئیں جہاں پچھلے دنوں بچوں کی بار چیک

اپ کروایا تھا۔ وہاں موجود ڈاکٹر نے بتایا کہ بچے کا پانی زیادہ ہے سرکاری ہسپتال لے جائیں۔ پھر اماں نے وہاں کی رپورٹ انہیں دکھائی تو انہوں نے بھی داخلے اور انسولین کا ہی مشورہ دیا۔

اماں کا خیال تھا کہ اگر ابھی شوگر کے ٹیکے لگوانے شروع کیے تو ساری عمر لگوانے پڑیں گے اور وہ یہ اضافی خرچ برداشت کرنے کو تیار نہیں تھیں۔

جبورا ڈاکٹر نے شوگر کی گولیاں لکھ دیں کہ کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہے اور ہدایت کی کہ روزانہ خالی پیٹ اور کھانے کے دو گھنٹے بعد شوگر کا ٹیسٹ کروائیں۔ اس ہدایت کو نظر انداز کرتے ہوئے اماں نے گولیاں خرید لیں۔ جنہیں عالیہ باقاعدگی سے کھاتی رہی۔ مگر اسے محسوس

ہو رہا تھا کہ اس کا پیٹ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ابھی آٹھواں ماہ تھا مگر دیکھ کر لگتا تھا نواں بھی ختم ہو رہا ہے۔ کچھ دن سے تو اسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔ سینے میں جلن اور

پیشاب میں جلن کی بھی شکایت تھی۔ بچہ کی حرکت بہت زیادہ تھی۔ سینے میں جلن اور پیشاب میں جلن کی بھی شکایت تھی۔ بچہ کی حرکت بہت زیادہ تھی۔ اماں کو بھی اس کی حالت نظر تو آ رہی

تھی مگر نظر انداز کر رہی تھیں۔ کل صبح سے بچے کی حرکت کم تھی اور دوپہر کے بعد سے تو حرکت محسوس ہی نہیں ہوئی، اسے ڈاکٹر سعدیہ کی بات یاد آئی، بچہ پیٹ میں فوت بھی ہو سکتا ہے۔ وہ

بے چین ہو گئی۔ رات کو اپنے شوہر اور ساس اسے لے کر سرکاری ہسپتال آئیں جہاں الٹرا سائڈ نڈ کروا کر وہ ڈاکٹر سعدیہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے داخل کر لیا۔

ڈاکٹر نے عالیہ کا چارٹ اٹھا کر بغور دیکھا اور بولیں، مجھے افسوس ہے کہ آپ کا بچہ پیٹ میں ہی فوت ہو گیا ہے۔ ہائے اللہ اماں نے سینے پر ہاتھ رکھا۔ عالیہ خاموش رہی اسے اتنی خبر کی

امید تھی۔

"آپ کی شوگر کنٹرول نہیں تھی جس کی وجہ سے بچے کا وزن بھی بہت زیادہ ہے اور پانی کی مقدار بھی ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ بچے کی پیدائش نارمل طریقے سے کروائیں مگر آپ

کے کیس میں یہ ممکن نہیں۔ ہم پہلے آپ کی شوگر کنٹرول کریں گے پھر بڑا آپریشن کریں گے، ٹھیک؟" عالیہ نے اثبات میں سر ہلایا اماں باہر کو لگیں "میں اس کے شوہر کو بتا کر آتی ہوں۔"

ڈاکٹر ہمدردی سے عالیہ کو دیکھ رہی تھیں "میں نے اپنی ساس سے کہا تھا کہ داخل کروا دیں مگر وہ نہیں مانیں۔ عالیہ کی آنکھیں ڈبڈبائیں، ڈاکٹر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی

دی "میں سمجھ سکتی ہوں یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے تم صبر کرو اللہ اس بچے کو تم سے جنت میں ملوائے گا ان شاء اللہ۔"

"جی میڈم صبر ہی کر رہی ہوں۔ میں نے اللہ سے بہت دعا مانگی تھی "وہ رو پڑی" کوئی دعا ضائع نہیں جاتی۔ اللہ تو بہت سننے والا ہے۔ چند روز بعد اماں اپنے صحت مند مگر زندگی

سے محروم پوتے کو گود میں لئے بیٹھی تھیں، بار بار اسے چھو تیں اور دل نئے سرے سے تاسف سے بھر جاتا۔

بچے کی پیدائش کے بعد عالیہ کے خون میں شوگر کی مقدار بھی نارمل ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر نے سمجھا دیا تھا کہ اگلے حمل میں دوبارہ شوگر ہونے کا خطرہ ہے اس لئے باقاعدگی سے چیک

کرواتے رہیں۔

اماں کو پڑمر وہ وجود دیکھ کر عالیہ کو یقین تھا کہ آئندہ انہیں سرکاری ہسپتال میں آنے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔
